قسم الترجمة

ایک پیام مدرسین کے نام

عربی: الشیخ عبداللہ جاراللہ
اردو: ابو عبداللہ عبدالرحیم

زیر نظر مضمون ''رسالة الی المعلمین'' کے نام سے الشیخ عبداللہ جاراللہ صاحب کا ہے جس میں انہوں نے بڑے ہی ناصحانہ اور جذباتی انداز میں اساتذہ و مدرسین کو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے آگاہ کردیا ہے۔ اولاد معاشرے کا اہم ترین ستون ہے' ان کی اصلاح اسی وقت موثر ہوسکتی ہے جب مدرس پہلے خود باعمل ہو اس قسم کے مسلمان مدرس کے ساتھ اللہ تعالی کی رحمت و تائید شامل حال ہوتی ہے۔
اس عربی مضمون کی اہمیت کے پیش نظر ہم اس کا اردو ترجمہ نذر قارئین کررہے ہیں۔ (ادارہ)

محترم گرامی قدر اساتذہ کرام! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی آپ کو توفیق دے' ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنادے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مدرس نے علم و عمل' تعلیم و تربیت اور طلباء کی صحیح راہنمائی کرنے کی بڑی امانت و ذمہ داری کا طوق اپنے گردن میں ڈال رکھا ہے' یقیناً اس کی بابت قیامت کے روز اللہ تعالی کے سامنے بازپرس کی جائے گی' کیونکہ اللہ ہر نگران سے اس کے ماتحت عملہ و رعایا کے متعلق پوچھے گا کہ اس نے ان کی نگہداشت کی یا ضائع کردیا۔

ہم اساتذہ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے شاگردوں کیلئے اقوال و افعال میں اچھا نمونہ بن جائیں۔ اخلاق' اعمال اور جسمانی وضع قطع میں اعلی مثال ہوں' فضائل و محاسن اور بلند اقدار سے آراستہ ہوں' برے کاموں سے دور ہوں' دین اسلام سے متصادم اور اخلاق و مروت کے منافی امور سے احتراز کریں' کیونکہ دین حنیف نے ہمارے لئے مفید خوشگوار چیزوں کو جائز اور بدن' صحت اور عقل کیلئے نقصان دہ خبیث چیزوں کو ناجائز قرار دیا ہے۔

ہم پر واجب ہے کہ عمومی طور پر دینی شعائر کی اور خصوصی طور پر اپنے اوقات میں نماز پنجگانہ کی پابندی کریں' کیونکہ یہ دین کا ستون ہے۔ نیز ہم اپنے آپ کی اصلاح کرتے ہوئے تقوی اور ثابت قدمی پر نفس کو پابند کریں تاکہ ہم اللہ تعالی کی خوشنودی اور جنت حاصل کرسکیں اور اس کے عذاب و ناراضی سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی اولاد اور طلباء کو جادۂ حق اور عمل صالح کی طرف راہنمائی کرسکیں۔ کیونکہ ہم ہی قول و عمل' ہدایت و ضلالت میں ان کے پیشرو ہیں۔

کسی دانا نے اپنے بچے کے اتالیق سے کہا: ''میری اولاد کیلئے تیری تعلیم وتربیت' تیری اپنی ذات سے شروع ہونی چاہئے''۔ اس بات دینی' عربی' علم معاشرت' ریاضی اور انگلش و دیگر علوم کے مدرسین میں کوئی فرق نہیں' کیونکہ ایک مسلمان مدرس ان نوجوانوں کی تعلیم وتربیت اور راہنمائی کے ذمہ دار ہیں۔ ہر مسلمان پہلے ایک دینی آدمی ہے۔ اسے چاہئے کہ دین اس کے رگ وپے میں رچا بسا ہو' اسی کی طرف اس جوش اور ولولے سے دعوت دے کہ گویا اس دین ہی کیلئے اس کی تخلیق ہوئی ہو۔ اسی کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی اور اس پر پورا پورا بدلہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے اور اسے اپنے بندوں کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہ ہوگا۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهوفى الاخرة من الخاسرين ۞﴾ ''جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین ڈھونڈے گا' وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہوگا۔'' (آل عمران ۸۵)

لہٰذا چاہئے کہ تمام اسباق اس دین حنیف پر مرکوز کرتے ہوئے طلباء کو یہ احساس دلایا جائے کہ یہ دروس اس دین حنیف کے لئے ایک وسیلہ ہے' اصل مطلوب نہیں۔ جب تربیت دینی احکام اور اس کی تعلیمات کے مطابق راہ راست' شرعی آداب اور مفید تعلیمات پر ہوگی' تو یہ تعلیم وتربیت' نیک آدمیوں اور دین وامت اور ملک کیلئے مخلص و امانتدار لوگوں کو جنم دے گی۔ کیونکہ صغر سنی میں بچے کی تربیت' اس کی روح کو غذا پہنچانے سے تعبیر ہے' جس سے اس کے اخلاق شائستہ' اعمال پاکیزہ اور مقاصد نیک ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کا ہر خیر وبھلائی کی طرف میلان' اس سے محبت اور ہر برائی سے بغض ونفرت اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے۔

اے والدو اور مدرسو! ان نونہالوں کا ہاتھ تھام لو اور انہیں دین کے محاسن سے روشناس کراؤ' اس کی خوبیاں فضائل اور دوسرے ادیان سے ممتاز کر دینے والی خصوصیات کی تشریح کر کے ان کے دلوں میں دین کی محبت جاگزین کرو! ہماری دینی' معاشرتی اور اخلاقی زندگی میں اولاد کی تعلیم وتربیت گرانقدر اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ یہی بچے معاشرے کی سب سے بڑی طاقت اور اہم ترین ستون ہیں۔ انہی پر امت کی تعمیر وترقی' رفعت اور نشوونما موقوف ہے۔

اے محترم بھائیو! مدرسے میں مدرس کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ طلباء کے اخلاق درست کرے۔ ان کی اچھی تربیت کرتے ہوئے دل ودماغ میں دین سے عقیدت مضبوط کرے اور فضیلت وبلند اقدار پر پروان چڑھائے۔

ان نونہالان وطن کی راہنمائی اور اسلامی تعلیم وتربیت ہم پر ضروری ہے' یہاں تک کہ ایک ایسا نیک' صالح گروہ تیار کرے' جو اپنی ذات' امت' قوم اور وطن سب کو فائدہ پہنچائے اور وہ خود اپنی دنیا و آخرت میں کامران وکامیاب

ہو' مگر ایسا اس وقت ہی ممکن ہے جب پہلے ہم خود درست ہو جائیں' اس کے بعد ان طلباء کی بھلائی کی طرف قیادت اس طرح کریں کہ ہمارے گفتار سے زیادہ کردار کا دخل ہو' وگرنہ صرف گفتار کوئی زیادہ سود مند نہیں۔ فرمان الہی ہے: ﴿اتامرون الناس بالبر وتنسون أنفسکم وأنتم تتلون الکتاب افلا تعقلونo﴾ "یہ تم' لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب اللہ پڑھتے بھی ہو' کیا تم عقل و خرد سے کام نہیں لیتے؟ (البقرہ ۴۴) نیز گفتار بلا کردار کی گھناؤنیت بیان کرتے ہوئے فرمان الہی ہے: ﴿یا ایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلونoکبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلونo﴾ "اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو' جو تم خود نہیں کرتے؟ بغیر کردار کے تمہارا صرف زبانی جمع خرچ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی ناراضگی کا سبب ہے (الصف ۲'۳)

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے کہ پہلے وہ خود جادۂ حق اور صحیح دین کو سیکھ لے' اس کے بعد اس پر عمل کرے' لوگوں کو بھی اس طرف بلائے اور اس بابت پیش آنے والی ایذاء رسانیوں پر صبر کرے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿والعصرoان الانسان لفی خسرo الاالذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبرo﴾ "زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے' عمل صالح کئے اور حق و صبر کی تلقین کرتے رہے۔" (العصر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' عالم باعمل اور رشد و ہدایت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں: "ان اللہ وملائکتہ واھل السموات واھل الارض حتی النملة فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلمی الناس الخیر" "بے شک اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمان و زمین کے باسی' یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور سمندر کی مچھلیاں خیر و بھلائی سکھانے والے پر رحمت و استغفار کی دعا کرتے ہیں۔"

شاعر کیا ہی خوب کہتا ہے:

وکن عاملاً بالعلم فیما استطعته یھدی بك المرء الذی بك یقتدی
حریصاً علی نفع الوریٰ وھداھم تنل کل خیر فی نعیم مؤبد

"تو ممکنہ حد تک اپنے علم پر عمل کرنے والا بن جا' تاکہ تیری اقتداء کرنے والا صحیح راہ پا سکے۔ تو مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور ان کے رشد و ہدایت کا حریص ہو جا۔ اس طرح تو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی جگہ میں ہر خیر حاصل کر سکے گا۔"

اے محترم و معزز اساتذہ!

جان لو کہ امت اسلامیہ کے یہ لخت جگر' تمہاری گردن میں پڑی ہوئی امانت ہیں' پس ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ

سے خوف کھاتے رہو' ان کی صحیح راہنمائی کرو' اور کتاب و سنت کی روشنی میں تربیت کرو۔ یہ کتاب و سنت دو ایسے مشعل راہ ہیں' جو کوئی ان دونوں کو مضبوطی سے تھام رکھے' وہ ہرگز گمراہ و بدبخت نہیں ہو سکتا ارشاد الٰہی ہے: ﴿لقدکان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله والیوم الاخر وذکرالله کثیراًo﴾ ''تم میں سے ان لوگوں کیلئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین نمونہ ہے' جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کے امیدوار اور اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنے والا ہو''
(الاحزاب ۲۱)

اے گروہ اساتذہ! اچھی طرح جان لو کہ زندگی محدود اور سانس گنتی کے ہیں' کام کرنے والے ہر ایک کو کام کا بدلہ ملنے والا ہے۔ اور ہر بیج بونے والا اس بیج کی فصل کاٹے گا' لہذا زندگی کی چند گھڑیوں کو ہاتھ سے چھوٹ جانے سے قبل ہی غنیمت جان لو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو' وہ تمہیں یاد رکھنے والا اور حفاظت کرنے والا ہے اسی سے توبہ و استغفار کرو' وہ خوب ہی توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والی ذات ہے۔

تعویذ کی لعنت

چٹان : ایک مسلمان کی حیثیت سے تعویذ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

شبیر : یہ اللہ پاک پر بھروسے کی نعمت سے محروم لوگوں کا وطیرہ ہے۔

چٹان : بڑا خطرناک فتویٰ ہے۔ اس کی دلیل کیا ہے ؟

شبیر : نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص کسی کے گلے سے تعویز یا دم شدہ دھاگہ اتارے، اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

چٹان : کیا بلغار میں بھی تعویز کا استعمال عام ہے ؟

شبیر : ہاں خصوصاً حاملہ عورتیں اس کا استعمال ضرور کرتی ہیں۔

چٹان : کیا تعویذ کے بغیر بچہ تندرست پیدا نہیں ہوتا ؟

شبیر : کیوں نہیں، بلکہ جن علاقوں میں تعویذ کو کوئی جانتا ہی نہیں' وہاں بھی تندرست بچے پیدا ہوتے ہیں۔
ہاں اگر کسی نے اولاد مانگنی ہو تو صرف اللہ سے ہی مانگے۔

چٹان : بھائی! اللہ پاک وسیلے کے بغیر ہماری دعا نہیں سنتا، ڈائرکٹ کیسے مانگوں ؟

شبیر : وسیلہ کی تین صورتیں ہیں : ۱۔ اللہ کے اسمائے حسنیٰ و صفات کاملہ کا وسیلہ
۲۔ انسان کے نیک اعمال کا وسیلہ
۳۔ کسی متقی بندے سے دعا کروانا (دیکھئے التراث شمارہ نمبر ۲ قرآنی وسیلہ)

ان کے علاوہ تعویذ گنڈے جیسی جن چیزوں کو وسیلہ سمجھا جاتا ہے، وہ پیٹ پرست ملاؤں کے روزگار کا وسیلہ تو ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قربت کا وسیلہ نہیں۔

(شبیر بلغار ژھوق)